شمائل نبویؐ کی ایک جھلک

اس مضمون میں اپنے آقا و مطاع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاکیزہ عادات و اطوار کا ایک نقشہ پیش کرنا ہے جن کے بارہ میں قرآن شریف کی یہ گواہی ہے کہ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ یعنی آپؐ عظیم الشان اخلاق پر فائز تھے۔(سورۃ القلم:5)اس آسمانی شہادت سے بہتر آپؐ کے اخلاق کی تصویر کشی کون کرسکتا ہے؟

رسول اللہؐ کی رفیقۂ حیات حضرت عائشہؓ کی یہ شہادت ہے کہ اللہ کی رضا کے تابع آپؐ کے سب کام ہوتے تھے اور جس کام سے خدا ناراض ہو، آپؐ اس سے دور رہتے تھے۔(نوادر)[1]

حضرت عائشہؓ نے اپنی چشم دید شہادت کا خلاصہ یہ بیان کیا کہ نبی کریمؐ کے اخلاق قرآن تھے۔جس کا یہ مطلب ہے کہ اوّل۔آپؐ کے اخلاق وہی تھے جو قرآن نے بیان کر دیئے ہیں۔قرآن کی اخلاقی تعلیم پر عمل کر کے آپؐ نے ایسا حسین عملی نمونہ پیش کر دیا ہے جسے قرآن کریم نے اسوۂ حسنہ قرار دیا۔(سورۃ الاحزاب:22)

دوم۔قرآن نے جو حکم دیئے وہ آپؐ نے پورے کر دکھائے۔

آیئے ان دونوں پہلوؤں سے شمائل نبوی پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

قرآن شریف میں رسول کریمؐ کی شخصیت ،آپؐ کے لباس، حقوق العباد کی نازک ذمہ داریوں، روزمرہ بے پناہ مصروفیات ،عبادات، ذکرالٰہی، تبلیغ اور انقطاع الی اللہ ،پاکیزہ اخلاق،سچائی ،راستبازی، استقامت، رافت و رحمت، عفووکرم وغیرہ کے واضح اشارے ملتے ہیں۔

شخصیت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پر کشش شخصیت کا عکس آپؐ کے خوبصورت اور پرکشش چہرہ سے خوب نمایاں تھا۔ جس کے ہزاروں فدائی اور عاشق پیدا ہوئے۔

بلاشبہ آپؐ کا بھرا بھرا، کھلتے ہوئے سفید رنگ کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوتا تھا،شرافت وعظمت کا نور اس پر برستا تھا اور بشاشت و مسکراہٹ اس پاکیزہ چہرہ کی رونق تھی۔

آپؐ کا سر بڑا تھا اور بال گھنے۔ ریش مبارک گھنی تھی ،ناک پتلی کھڑی ہوئی ،کالی خوبصورت آنکھیں اور رخسار نرم و ملائم تھے۔ دہانہ کشادہ دانت فاصلے دار اور سفید موتیوں کی طرح چمکدار تھے۔ گردن لمبی ،سینہ فراخ ،بدن چھریرا اور پیٹ سینہ کے برابر تھا۔قد درمیانہ اور متناسب تھا۔ پُشت مبارک پر کندھوں کے درمیان کبوتری کے انڈے کے برابر سُرخ رنگ کا گوشت کا ایک ٹکڑا اُبھرا ہوا

تھا جو مہر نبوت سے موسوم تھا اور جسکا ذکر قدیم نوشتوں میں رسول اللہؐ کی شناخت کی ایک جسمانی نشانی کے طور پر موجود تھا۔(ترمذی) 2

روزمرہ کے معمولات

کہتے ہیں کسریٰ شاہ ایران نے اپنے ایام کی تقسیم اس طرح کر رکھی تھی کہ جس دن باد بہار چلے وہ سونے کیلئے مقرر ہوتا تھا، ابر آلود موسم شکار کیلئے مختص تھا، برسات کے دن رنگ وطرب اور شراب کی محفلیں سجتی تھیں اور جب مطلع صاف ہوتا اور دن روشن تو دربار شاہی لگایا جاتا اور عوام وخواص کو اذن باریابی ہوتا۔ظاہر ہے یہ توان اہل دنیا کا حال ہے جو آخرت سے غافل ہیں۔

مگر ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰؐ نے ہر حال یسر عسر میں اپنے دن کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔دن کا ایک حصہ عبادت الٰہی کیلئے ،ایک حصہ اہل خانہ کے لئے اور ایک حصہ اپنی ذاتی ضروریات کیلئے مقرر تھا۔ پھر اپنی ذات کیلئے مقرر حصہ میں سے بھی ایک بڑا حصہ بنی نوع انسانی کی خدمت میں صرف ہوتا تھا۔(الشفاء) 3

رسول کریمؐ کی ۲۳ سالہ زندگی میں سے ۱۳ سالہ مکی دور نزول قرآن، تبلیغی جدوجہد، اسلام قبول کرنے والوں کی تعلیم و تربیت اور ابتلاء ومصائب کا ایک ہنگامی دور تھا۔اس کے معمولات کی تفصیلات اسطرح نہیں ملتیں جس طرح دس سالہ مدنی دور کے معمولات روز و شب کی تفاصیل احادیث میں ملتی ہیں اور

جن سے مکی دور کا ایک اندازہ کیا جاسکتا ہے۔احادیث کے مطابق آپؐ روزانہ اپنی مصروفیات کا آغاز نمازتہجد سے فرماتے تھے۔نماز سے قبل وضوکرتے ہوئے مسواک استعمال فرماتے اور منہ اچھی طرح صاف کرتے۔نہایت خوبصورت اور لمبی نمازتہجد ادا کرتے جس میں قرآن شریف کی لمبی تلاوت کرتے اتنی کہ زیادہ دیر کھڑے رہنے سے پاؤں پر ورم ہوجاتے۔نماز کے بعد آپؐ کچھ دیر لیٹ جاتے۔اگر آپؐ کے گھر والوں میں سے کوئی جاگ رہا ہوتا تو اس سے بات کر لیتے ورنہ آرام فرماتے۔پھر جونہی نماز کے لئے حضرت بلالؓ کی آواز کان میں پڑتی فوراً نہایت مستعدی سے اُٹھتے اور دو مختصر رکعت سنت ادا کر کے نماز فجر پڑھانے مسجد نبوی میں تشریف لے جاتے۔کبھی نماز تہجّد بیماری وغیرہ کے باعث رہ جاتی تو دن کے وقت نوافل ادا کرتے۔(بخاری) 4

نماز کے بعد صحابہ کے درمیان تشریف فرما ہوتے۔ذکرِ الٰہی سے فارغ ہوکر صحابہ سے احوال پرسی فرماتے اور پوچھتے کہ اگر کسی کو کوئی خواب آئی ہوتو سنائے۔اچھی خواب پسند فرماتے اور اسکی تعبیر بیان کرتے۔کبھی اپنی کوئی خواب بھی سنادیتے۔(بخاری) 5

صبح ہی اپنے دن کا پروگرام مرتب فرمالیتے۔اگر کسی صحابی کے بیمار ہونے کا علم ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے۔(احمد) 6 اور کسی کی وفات کا علم ہوتا تو اس کے جنازے میں شرکت فرماتے۔روزمرہ محاسبۂ نفس کا اتنا خیال آپؐ کو

رہتا تھا کہ روزانہ صبح منکر و نکیر فرشتوں کا استقبال مرحبا کہہ کر فرماتے۔

رسول کریمؐ کی مجالس صحابہ کی تعلیم و تربیت کا بھی ایک نہایت عمدہ موقع ہوتی تھیں۔ اس دوران کبھی مدینہ کے بچے حصول تبرک کیلئے برتنوں میں پانی وغیرہ لے کر آتے تھے۔ آپؐ برتن میں انگلیاں ڈال کر تبرک عطا فرماتے۔ قومی کاموں سے فارغ ہو کر آپؐ گھر تشریف لے جاتے۔ اہل خانہ سے پوچھتے کہ کچھ کھانے کو ہے۔ مل جاتا تو کھا لیتے اور اگر کچھ موجود نہ ہوتا تو فرماتے اچھا آج ہم روزہ ہی رکھ لیتے ہیں۔ (ترمذی) 7

بادشاہ اور بڑے لوگ اپنے کام وزراء اور دوسروں کے سپرد کر کے خود عیش و عشرت سے زندگی گزارتے ہیں مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر میں جو وقت گزرتا کام کاج میں اہل خانہ کی مدد فرماتے۔ ہاتھ سے کام کرنا عار نہ سمجھتے تھے۔ عام آدمی کی طرح گھر میں کام کرتے، کپڑے خود سی لیتے تھے، پیوند بھی لگائے، ضرورت پر جوتا بھی ٹانک لیا، جھاڑو بھی دیا، حسب ضرورت جانوروں کو باندھ دیتے اور چارہ بھی ڈال دیتے، دودھ دوہ لیا کرتے۔ خادم تھک جاتے تو اس کی مدد فرماتے۔ (احمد) 8

ہمسایوں کا بہت خیال رکھتے، ان کی بکریاں اُن کو دوھ کر دیتے۔ (احمد) 9 بیت المال کے جانوروں کو نشان لگانے کی خاطر خود داغ دیتے۔ ہمارے نبیؐ نمازیں جمعہ، عید خود پڑھاتے۔ ملنے والوں کا ایک تانا بندھا رہتا تھا مگر کوئی دربان نہ تھا۔

رسول کریمؐ پر ایک بہت اہم اور نازک ذمہ داری نزول قرآن اور اس کی حفاظت کی تھی ۔جس کے لئے اپنے اوقات کا بڑا حصہ آپکو وقف کرنا پڑتا تھا۔ گھر یا مجلس میں جہاں اور جب بھی وحی کا نزول ہوتا اس کے بوجھ سے ایک خاص کیفیت آپؐ پر طاری ہوتی کہ جسم پسینہ سے شرابور ہو جاتا جس کے فوراً بعد کاتب کو بلوا کر وحی الٰہی لکھوا لیتے ۔(بخاری) 10

وحی قرآن کے یاد رکھنے اور نمازوں میں تلاوت کیلئے بھی گھر پر اعادہ اور غور و تدبّر ایک محنت طلب کام تھا۔

ذکر الٰہی ودعا

آپؐ ہر کام اللہ کا نام لیکر شروع کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اسکے بغیر کام بے برکت ہوتے ہیں۔فراغت و مصروفیت ہر حال میں اللہ کو یاد رکھتے تھے۔ ''دست در کار و دل بایار'' کے حقیقی مصداق تھے۔

ہر موقع اور محل کے لئے آپؐ سے دعائیں ثابت ہیں۔صبح اٹھتے ہوئے خیر و برکت کی دعا مانگتے تو شام کو انجام بخیر کی۔گھر سے جاتے اور آتے ہوئے، مسجد داخل ہوتے اور نکلتے ہوئے، کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں، بیت الخلاء جاتے آتے، بازار جاتے ہوئے، سفر پر روانہ ہوتے ہوئے، سوتے اور جاگتے وقت ہر حال میں خدا کی طرف رجوع کرتے اور اسے سہارا بنا کر دعا کرتے ۔ مجلس میں بیٹھے ستّر مرتبہ استغفار فرماتے تھے۔(بخاری) 11

دعاؤں میں زیادہ الحاح اور تضرّع کے وقت یاحیّ و یا قیوم (یعنی اے زندہ اے قائم رکھنے والے) پڑھ کر دعا کرتے۔ مصیبت کے وقت آسمان کی طرف سر اٹھا کر **سبحان اللہ العظیم** پڑھتے۔ مجلس میں چھینک آنے پر دھیمی آواز میں الحمدللہ کہتے اور کسی دوسرے کو چھینک آنے پر **یرحمک اللہ** کی دعا دیتے۔ (بخاری) 12

صحابہ سے عام ملاقاتیں، وعظ ونصیحت اور سوال وجواب کی مجالس کے پروگرام نمازوں کے اوقات میں ہو جاتے تھے۔ کبھی اپنے اصحاب کے گھروں میں تشریف لے جاتے۔ (احمد) 13 حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کے گھر بھی تشریف لے جاتے، کبھی ان کے باغ میں وقت گزارتے۔ (بخاری) 14

ظہر کے بعد گھر میں حسب حالات کچھ قیلولہ فرما لیتے اور فرمایا کرتے کہ قیلولہ کے ذریعے رات کی عبادت کیلئے مدد حاصل کیا کرو۔ نماز عصر کے بعد باری باری سب ازواج مطہرات کے گھر جایا کرتے تھے۔ (احمد) 15 جو ایک حویلی میں مختلف کمروں کی صورت میں پاس پاس ہی تھے۔ مغرب کے بعد سب بیویاں اس گھر میں جمع ہو جاتیں جہاں حضور کی باری ہوتی وہاں ان کے ساتھ مجلس فرماتے۔

عشاء سے قبل سونا آپؐ کو پسند نہ تھا تا کہ نماز عشاء نہ رہ جائے اور عشاء کے بعد بلاوجہ زیادہ دیر تک فضول باتیں اور گپ شپ پسند نہ فرماتے تھے۔ البتہ

بعض اہم دینی کاموں کیلئے آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ سے عشاء کے بعد بھی مشورے فرمائے ۔(احمد) [16] دن کے کاموں کا اختتام نمازِ عشاء سے پہلے پہلے کر کے عشاء کے بعد آرام کرنا پسند کرتے تا کہ تہجد کیلئے بروقت بیدار ہوسکیں ۔(بخاری) [17]

پھر آدھی رات کے قریب جب آنکھ کھلتی اپنے مولیٰ سے راز و نیاز میں محو ہوجاتے ۔آپؐ نے رات کے ہر حصہ میں نمازِ تہجّد ادا کی ہے ۔مگر اکثر رات کی آخری تہائی میں عبادت کرتے تھے ۔(بخاری) [18]

خوراک وغذا

آپؐ کی خوراک وغذا نہایت سادہ تھی ۔ بسا اوقات رات کے کھانے کی بجائے دودھ پر ہی گزارا ہوتا تھا۔(بخاری) [19]

جوملی گندم کے اَن چھنے آٹا کی روٹی استعمال کرتے تھے کیونکہ اس زمانہ میں چھلنیاں نہیں ہوتی تھیں ۔ یوں تو حضورؐ کو دستی کا گوشت پسند تھا مگر جو میّسر آتا کھا کر حمد وشکر بجالاتے ۔سبزیوں میں کدّو پسند تھا۔ سِرکہ کے ساتھ بھی روٹی کھائی اور فرمایا’’ یہ بھی کتنا اچھا سالن ہوتا ہے۔‘‘(بخاری) [20]

عربی کھانا ثرِید(جس میں گندم کے ساتھ گوشت ملا ہوتا تھا) مرغوب تھا۔ اسی نوع کا ایک اور کھانا ہریسہ بھی استعمال فرمایا ہے۔سنگترہ کھجور کے ساتھ ملا کر کھانے کا لطف بھی اٹھایا۔ اللہ کی ہر نعمت کے بعد اس کا شکرادا کرتے ۔(بخاری) [21] میٹھے

میں شہد کے علاوہ حلوہ اور کھیر پسند تھی۔(احمد)[22]

طہارت وصفائی

ارشاد ربانی ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی رکھنے والوں کو پسند کرتا ہے۔(سورۃ البقرہ: 23)یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے باطنی طہارت کیلئے ظاہری طہارت کو ضروری قرار دیا اور اس کے تفصیلی آداب سکھائے۔دن میں پانچ مرتبہ ہر نماز سے پہلے وضو کا حکم دیا۔جسم کی صفائی کیلئے ہفتہ میں کم ازکم دو مرتبہ نہانے کی ہدایت فرماتے۔کم ازکم ایک صاع (یعنی قریباً تین لٹر) پانی سے نہا لیتے تھے۔غسل کی عادت زیادہ تھی۔(ترمذی)[23] آنکھوں کی حفاظت کیلئے رات کو سرمہ لگاتے تھے۔(ترمذی)[24]

دانتوں کی صفائی پر بہت زور دیتے ،فرماتے تھے۔''اگر اُمت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو ہر نماز کے ساتھ (دن میں پانچ مرتبہ) مسواک کا حکم دیتا۔''اپنا یہ حال تھا کہ گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے۔مسواک دانتوں کے آڑے رُخ یعنی نیچے سے اوپر کرتے تھے۔تاکہ درزیں خوب صاف ہوں۔(مسلم)[25] بوقت وفات بھی مسواک دیکھ کر اسکی خواہش کی تو حضرت عائشہؓ نے نرم کرکے استعمال کروائی۔(بخاری)[26]

آپؐ عمدہ خوشبو پسند کرتے تھے۔اپنی مخصوص خوشبو سے پہچانے جاتے تھے۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ کے پسینے سے جو خوشبو آتی تھی وہ مشک سے بھی

بڑھ کر ہوتی تھی۔سر کے بال کانوں کی لو سے بڑھ کر کندھوں پر آ جاتے تو کٹوا دیتے۔داڑھی حسب ضرورت لمبے اور چوڑے رخ سے ترشواتے تھے۔جو مشت بھر رہتی تھی۔بالوں پر مہندی لگاتے تھے۔(ترمذی) 27

لباس

قرآنی ارشاد کے مطابق لباس میں پردہ اور زینت کی بنیادی شرائط ملحوظ خاطر رکھتے تھے۔عام طور پر ایک تہبند اور ایک اوڑھنے کی چادر عربوں کا لباس تھا جو آپؐ نے بھی پہنا مگر سلا ہوا لمبی آستین والا کرتا زیادہ پسند تھا۔سادہ موٹے کپڑے استعمال فرماتے۔آپؐ جبہ، پاجامہ اور سردی میں تنگ آستین والی روئی بھری صدری بھی استعمال فرماتے تھے۔حسب موسم وضو کے بعد پونچھنے کیلئے تولیہ بھی استعمال فرماتے۔

آپؐ نے ٹوپی بھی استعمال فرمائی۔ جمعہ کے روز کلاہ کے اوپر پگڑی پہنتے۔ جمعہ عیدین اور وفود کی آمد پر عمدہ کپڑے اور خاص طور پر ایک سرخ قبا زیب تن فرماتے۔ایک چاندرات میں سرخ قبا پہنی ہوئی تھی۔دیکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ اس رات آپؐ چاند سے زیادہ خوبصورت لگ رہے تھے۔سفید کپڑے زیادہ پسند تھے۔مگر سرخ، سبز اور زعفرانی رنگ بھی استعمال فرمائے۔نیا کپڑا پہننے پر دو رکعت نماز ادا فرماتے اور پرانا کپڑا کسی ضرورت مند کو دے دیتے تھے۔چمڑے کے موزے استعمال فرماتے اور بوقت وضو ان پر مسح فرماتے۔ چمڑے کے کھلے

جوتے دو تسمے والے (ہوائی چپل، سلیپر نما) استعمال فرماتے۔ (ترمذی) 28

چاندی کی انگشتری پر محمد رسول اللہؐ کندہ تھا جو خطوط پر مہر لگوانے کے لئے بنوائی تھی۔ (بخاری) 29

ایک عرصہ تک یہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنتے رہے پھر بائیں ہاتھ میں بھی پہنی۔ بیت الخلاء جاتے تو یہ انگوٹھی اتار دیتے۔ وضو کرتے وقت اسے حرکت دے کر انگلی کو دھوتے۔ ہاتھ میں بالعموم کھجور کی شاخ کی چھڑی رکھتے تھے۔

جنگ میں آپؐ نے خود اور زرہ بھی پہنی ہے۔ غزوۂ احد میں تو دو زرہیں پہن رکھی تھیں۔ ایک زرہ کی کڑیاں ٹوٹ کر رخسار مبارک میں دھنس گئی تھیں۔ (بخاری) 30

چال ڈھال اور گفتگو

چال ڈھال میں آپؐ نہایت کو وقار انسان تھے۔ چال ایسی سبک تھی جیسے ڈھلوان سے اتر رہے ہوں۔ ابوھریرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہؐ سے زیادہ تیز رفتار کوئی نہیں دیکھا ایسے لگتا تھا کہ زمین آپؐ کے لئے لپٹتی جا رہی ہے۔ ہم ساتھ چل کر تھک جاتے مگر حضور پر تھکاوٹ کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ گردن اکڑا کر نہ چلتے بلکہ نظریں نیچی رکھتے تھے۔ (ترمذی) 31

حسب ارشاد باری کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے آپؐ کو نرم کر دیا ہے۔ (سورۃ آل عمران: 107) آپؐ کی گفتگو میں تلخی تھی نہ تیزیؐ ٹھہر ٹھہر کر اور

سمجھا کر وضاحت اور نرمی سے آپ اس طرح کلام فرماتے کہ بات ذہن نشین ہوجاتی۔(بخاری)[32] تین دفعہ بات دہراتے تھے۔(احمد)[33]

کوئی بھی عزم کر لینے کے بعد خدا پر کامل بھروسہ رکھتے۔جب آپؐ تین دفعہ کوئی بات کہہ دیتے تو اسے کوئی پلٹا نہیں سکتا تھا۔(احمد)[34] لیکن آپؐ کبھی صحابہ کی طاقت سے زیادہ ان کو حکم نہ دیتے تھے۔(احمد)[35]

حضرت حسن بن علیؓ اپنے ماموں ھند بن ابی ہالہ کا ایک خوبصورت بیان حضور کی گفتگو کے بارہ میں یوں پیش فرماتے تھے کہ

آنحضورؐ بغیر ضرورت کے گفتگو نہ فرماتے تھے اور جب بولتے تھے تو فصاحت و بلاغت سے بھرپور نہایت بامعنی کلام فرماتے۔خود بات شروع کرتے اور اسے انتہا تک پہنچاتے۔آپؐ کی گفتگو فضول باتوں اور ہر قسم کے نقص سے مبرّا اور بہت واضح ہوتی تھی۔اپنے ساتھیوں سے تلخ گفتگو نہیں کرتے تھے۔نہ ہی انہیں باتوں سے رسوا کرتے تھے۔معمولی سے معمولی احسان کا ذکر بھی تعظیم سے کرتے اور کسی کی مذمت نہ کرتے۔کسی پر محض دنیوی بات کی وجہ سے ناراض نہ ہوتے البتہ جب کوئی حق سے تجاوز کرتا تو پھر آپؐ کے غصہ کو کوئی نہ روک سکتا تھا اور ایسی بات پر آپؐ سزا ضرور دیتے تھے مگر محض اپنی ذات کی خاطر غصے ہوتے تھے نہ انتقام لیتے تھے۔غصے میں منہ پھیر لیتے تھے۔خوش ہوتے تو آنکھیں نیچی کر لیتے۔مسکراتے تو سفید دانت اس طرح

آبدار ہوتے جیسے بادل سے گرنیوالے اولے۔ (الشفاء) 36

زیادہ تر آپؐ کی ہنسی مسکراہٹ کی حد تک ہوتی تھی۔ مسکرانا تو آپؐ کی عادت تھی۔ صحابہ کہتے ہیں ''ہم نے حضور سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ خوش ہوتے تو آپؐ کا چہرہ تمتما اُٹھتا تھا۔'' (احمد) 37

آپؐ کی گفتگو خشک نہ تھی۔ بلکہ ہمیشہ شگفتہ مزاح فرماتے تھے۔ مگر مذاق میں بھی کبھی دامن صدق نہ چھوٹا۔ فرماتے ''میرے منہ سے صرف حق بات ہی نکلتی ہے۔'' (طبرانی) 38

مزاح کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

ایک دفعہ ایک عمر رسیدہ خاتون سے کہا کہ بوڑھی عورتیں تو جنت میں نہ جائیں گی۔ وہ پریشان ہوئی تو فرمانے لگے وہ جنت میں جوان ہو کر جائیں گی۔

ایک صحابی نے ایک دفعہ سواری کیلئے آپؐ سے اونٹ مانگا۔ رسول کریمؐ نے فرمایا میں تجھے اونٹ کا بچہ دے سکتا ہوں۔ وہ سراسیمہ ہو کر بولے حضور اونٹنی کا بچہ لے کر میں کیا کروں گا۔ مجھے تو سواری چاہئے فرمایا ''بھئی! اونٹ بھی تو اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔'' (ترمذی) 39

صحابہ کو وعظ و نصیحت کرنے میں ناغہ کرتے تا کہ وہ اکتا نہ جائیں۔ آپؐ کی تقریر نہایت فصیح و بلیغ دلکش اور جوش سے بھری ہوئی ہوتی تھی۔ بعض دفعہ خطبہ میں یہ جوش و جلال بھی دیکھا گیا کہ آنکھیں سرخ ہیں اور آواز بلند۔ جیسے کسی حملہ

آور لشکر سے ڈرا رہے ہوں جو صبح یا شام حملہ آور ہونے والا ہے۔ ایک دفعہ صفات الٰہیہ کے بیان کے وقت منبر آپؐ کے جوش کے باعث لرز رہا تھا۔ (مسلم) 40

آپؐ جو کہتے تھے وہ کر کے بھی دکھاتے تھے۔ زبان وادب کا عمدہ ذوق تھا۔ گفتگو میں الفاظ کے چناؤ میں بہت احتیاط سے کام لیتے تھے اور الفاظ کے بے محل استعمال کی اصلاح فرما دیتے، عرب میں غلام اپنے آقاؤں کو ''رب'' کہتے تھے جسکے معنے ہیں پالنے والا۔ اور جو حقیقی معنی میں اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ آقا کو سید کہا کرو۔ یعنی سردار۔ آقا اپنے غلام کو 'عبد' کہتے تھے یعنی نوکر۔ فرمایا فتٰی کہہ کر مخاطب کرو۔ یعنی نوجوان یا بچے تا کہ انکی عزت نفس قائم رہے۔ (بخاری) 41

آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت سے **جوامع الکلم** عطا کئے گئے تھے یعنی مختصر کلام میں ایسے گہرے مضمون بیان فرماتے تھے کہ دریا کو کوزے میں بند کر دیتے تھے۔ نہایت لطیف خوبصورت محاورات میں کلام فرماتے تھے۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں وفد نہد آیا تو رسول اللہؐ نے انکی درخواست پر ان کے حق میں دعا کی اور پھر انہیں ایک معاہدہ لکھ کر دیا کہ جو نماز قائم کرے مومن ہے، جو زکوۃ ادا کرے مسلمان ہے جو کلمہ شہادت (لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) پڑھ لے وہ غافل نہیں لکھا جائے گا وغیرہ۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں اس معاہدہ کی فصیح و بلیغ عبارت دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم ایک باپ کے بیٹے۔ایک شہر کی گلیوں میں بڑھے پلے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ وفود عرب سے آپؐ ایسی زبان میں کلام کرتے ہیں کہ اسکا جواب نہیں۔فرمایا اللہ نے مجھے ادب سکھایا ہے اور بہت بہترین سکھایا ہے اور میں بنی سعد میں پروان چڑھا ہوں۔(الشفاء) [42]

رسول کریمؐ کو اچھے نام پسند تھے جیسے عبداللہ،عبدالرحمٰن وغیرہ۔کسی نام کے اچھے معنے نہ ہوتے تو اسے بدل دیتے۔ایک شخص کا نام حزن تھا جس کے معنی غم کے ہیں آپؐ نے اس کا نام سہل رکھ دیا جو آسانی کے معنی دیتا ہے۔(بخاری) [43]

ایک عورت کا نام عاصیہ تھا جس میں نافرمانی کا مفہوم ہے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا یعنی خوبصورت۔

معاشرت

رسول کریمؐ کی معاشرت اپنے اہل خانہ اور صحابہ کرام کے ساتھ رافت و رحمت کی آئینہ دار تھی۔فرمایا ''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کیلئے بہتر ہو۔اور میں تم میں سب سے بڑھ کر اپنے اہل کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہوں۔''(ابن ماجہ) [44]

گھر میں بے تکلفی سے خوش خوش رہتے۔کبھی بیویوں کو کہانیاں اور قصے بھی سناتے۔اہل خانہ سے حد درجہ کی نرمی اور اکرام کا سلوک

فرماتے ۔(بخاری) 45

اپنے صحابہ کی ضروریات اور جذبات کا بے حد احساس تھا۔ان کے حالات سے باخبر رہتے مگر کسی کے خلاف یکطرفہ کوئی سننا گوارہ نہ کرتے ۔فرماتے تھے کہ اپنے اصحاب کیلئے میرا سینہ صاف رہنے دو۔(ابوداؤد) 46

صحابہ کو فاقہ کی تکلیف ہوتی تو اپنے گھر لے جاکر تواضع فرماتے یا پھر صحابہ کو تحریک کر دیتے۔اگر کوئی صحابی مسلسل تین دن تک نمازوں میں نظر نہ آتا تو یاد فرماتے اگر موجود ہوتا تو اس سے ملاقات کرتے اگر کہیں سفر وغیرہ پر گیا ہوتا تو اس کے حق میں دعا کرتے۔اگر بیمار ہوتا تو اس کی عیادت کرتے۔(بخاری) 47

اپنے یہودی خادم کا حال پوچھنے اس کے گھر گئے۔ بوقت عیادت مریض پر ہاتھ پھیرتے اور شفا کی دعا کرتے۔(بخاری) 48

اپنے ساتھیوں پر خاص توجہ فرماتے ۔کوئی ساتھی راستہ میں مل جاتا تو رک کر اس سے ملتے اور کھڑے رہتے یہاں تک کہ وہ خود اجازت لیتا۔کسی سے مصافحہ کرتے تو اس وقت تک ہاتھ نہ چھوڑتے جب تک وہ نہ چھوڑے۔

اپنے ساتھیوں سے تحائف قدردانی کے ساتھ وصول فرماتے تھے۔ خوشبو اور دودھ کا تحفہ کبھی رد نہ فرماتے اور بدلہ میں بہتر تحفہ عطا فرماتے تھے۔(احمد) 49

تحفہ میں زمزم کا پانی دینا پسند فرماتے تھے۔صدقہ کا مال اپنی ذات کے

لئے نہ لیتے تھے۔انصار کے گھروں میں ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے۔(احمد) 50 ان کے بچوں کے سروں پر ہاتھ پھیرتے ۔پیار دیتے اور دعا کرتے ۔ بعض بچوں کی پیدائش پر کھجور سے گڑتی بھی دی ۔(بخاری) 51

گھر میں بیک وقت نو بیویاں رہیں ہمیشہ ان میں عدل فرماتے، ان میں سے کسی کوسفر پر ہمراہ لے جانے کے لئے فیصلہ قرعہ اندازی سےفرماتے۔(احمد) 52 مدینہ سے رخصت ہوتے وقت سب سے آخر میں اپنی لختِ جگر حضرت فاطمہؓ سے مل کر جاتے اور واپسی پر مسجد نبوی میں دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد سب سے پہلے حضرت فاطمہؓ سے ہی آ کر ملتے ۔(احمد) 53 سفر سے واپس تشریف لاتے تو خاندان کے بچے اور اہل مدینہ آپؐ کا استقبال مدینہ سے باہر جا کر کرتے ۔(بخاری) 54

آپؐ عام مسلمانوں کی دعوت طعام بلا تفریق قبول فرماتے۔(بخاری) 55 اپنے صحابہ کے جنازہ اور تدفین میں شامل ہوتے تھے۔سوائے اس کے کہ کوئی شخص مقروض ہوتو اس کے بارہ میں فرماتے تھے کہ اس کا جنازہ خود پڑھ لو۔(بخاری) 56

ایک دفعہ رات کو ایک غریب خادم مسجد فوت ہوا اور آپؐ کو اطلاع دیئے بغیر دفن کر دیا گیا تو اس کی قبر پر جا کر دعا کی اور صحابہ کو خفا ہوئے کہ کیوں اس کے

جنازہ کی اطلاع نہ کی ۔(بخاری) 57

صحابہ کے ساتھ قومی کاموں میں برابر کے شریک ہوتے ۔مسجد نبوی کی تعمیر میں ان کے ساتھ مل کر اینٹیں اٹھائیں تو غزوۂ احزاب کے موقع پر خندق کی کھدائی میں حصہ لیا اور مٹی باہر نکالی ۔(بخاری) 58

آپؐ خادموں سے بہت حسن سلوک فرماتے تھے۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے کبھی آپؐ نے مجھے اُف تک نہیں فرمایا کبھی کسی بات پر نہیں ٹوکا۔(بخاری) 59

حضرت علیؓ نے امام حسینؓ کے اس سوال پر کہ رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ سلوک کیسا ہوتا تھا۔حضور کی معاشرت کا دلآویز نقشہ یوں کھینچا کہ:۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ مسکراتے تھے۔عمدہ اخلاق والے اور نرم خُو تھے۔ترش رُو تھے نہ تندخو، نہ کوئی فحش زبان پر لانے والے نہ چیخ کر بولنے والے۔عیب چیں تھے نہ بخیل۔جو بات ناگوار ہوتی اس کی طرف توجہ ہی نہ فرماتے نہ ہی اس کے بارے میں کوئی جواب دیتے۔آپؐ نے اپنے آپؐ کو تین باتوں سے کلیتہً آزاد کرلیا ہوا تھا۔جھگڑے، تکبر اور لایعنی وفضول باتوں سے اور تین باتوں میں لوگوں کو آزاد چھوڑ رکھا تھا یعنی آپؐ کسی کی مذمت نہ کرتے تھے، کسی کی غیبت نہ کرتے تھے اور کسی کی پردہ دری نہ چاہتے تھے۔آپؐ صرف اس

امر کے بارے میں گفتگو کرتے جس میں ثواب کی اُمید ہو۔جب آپؐ خاموش ہوجاتے تو لوگ بات کر لیتے تھے مگر آپؐ کے سامنے ایک دوسرے سے باتیں نہ کرتے اور جب آپؐ کے سامنے کوئی ایک بات کر رہا ہوتا تو باقی لوگ اس کی بات خاموشی سے سنتے یہاں تک کہ وہ بات پوری کر لے۔آپؐ اپنے صحابہ کی باتوں میں دلچسپی لیتے ۔ان کی ہنسی مذاق کی باتوں میں ان کا ساتھ دیتے اور تعجب کا موقع ہوتا تو تعجب فرماتے ۔کبھی کوئی اجنبی مسافر آجاتا تو اسکی گفتگو یا سوال نہایت توجہ سے سماعت فرماتے ۔(الشفاء) 60

صحابہ مہمانوں کو حضورؐ کی خدمت میں بڑے شوق سے لایا کرتے تھے۔ وہ خود از راہ ادب آپؐ سے اکثر سوال نہ کرتے تھے بلکہ اس انتظار میں رہتے کہ کوئی بدو آکر مسئلہ پوچھے تو ہم بھی سنیں۔(بخاری) 61

آپؐ کی ہدایت تھی کہ اگر کوئی ضرورت مند دیکھو تو اسے کچھ دے دو ورنہ اس کی مدد کے لئے تحریک کر دیا کرو۔فرماتے تھے کہ نیک سفارش کا بھی اجر ہوتا ہے۔مبالغہ آمیز تعریف وستائش آپؐ کو قطعاً پسند نہ تھی۔سوائے اس کے کہ جائز حدود کے اندر ہو۔(بخاری) 62

آپؐ کسی کی قطع کلامی پسند نہ فرماتے تھے سوائے اس کے کہ وہ اپنی حد سے تجاوز کرے۔ایسی صورت میں اسے روک دیتے تھے یا خود اس مجلس سے اُٹھ کھڑے ہوتے تھے۔

متفرق معمولات

آپؐ ہفتہ کے روز کبھی پیدل اور کبھی سواری پر مسجد قبا جایا کرتے تھے جو بنی عمرو بن عوف کے محلّہ میں مدینہ سے چند میل دور تھی۔ یوں ہفتہ وار تفریح بھی ہو جاتی اور اس محلّہ کے صحابہ سے ملاقات بھی۔ (احمد) [63] حضور کو سبزے اور جاری پانی کو دیکھنا بہت پسند تھا۔

جمعہ کا دن تو جمعہ کی تیاری اور اس کی مصروفیات میں گزرتا۔ کوئی مہم بھجوانا ہوتی تو بالعموم جمعرات کو دن کے پہلے حصہ میں بھجواتے۔ (احمد) [64] اور تین یا اس سے زائد افراد پر امیر مقرر فرماتے۔ (بخاری) [65]

ہر کام میں دائیں پہلو کو ترجیح دیتے۔ جوتا پہننے، کنگھی کرنے، وضو کرنے، نہانے وغیرہ میں یہی معمول تھا۔ دایاں ہاتھ کھانے پینے، مصافحہ کرنے کے لئے استعمال فرماتے۔ (بخاری) [66]

دیگر طہارت وغیرہ کے کام بائیں ہاتھ سے کرتے۔ دائیں پہلو پر سوتے۔ جوتا پہننے میں پہلے دایاں پاؤں پہنتے اور اتارتے وقت پہلے بایاں اتارتے۔ (مسلم) [67]

مسجد میں داخل ہوتے وقت اندر پہلے دایاں پاؤں رکھتے اور باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر رکھتے۔

کسی کے بارے میں کوئی شکایت پہنچتی تو نام لئے بغیر (بعض لوگ کہہ

کر) مجلس میں سرزنش یا تنبیہہ فرماتے۔(بخاری) 68

کسی کا نام بھول جاتا تو یا بن عبداللہ کہہ کر پکارتے یعنی اے اللہ کے بندے کے بیٹے! کوئی کام یاد رکھنے کیلئے انگلی پر دھاگہ باندھ لیتے۔

سفر پر جاتے تو مدینہ میں امیر مقرر فرماتے۔موسم گرما کی سخت گرمیوں کے بعد جب موسم سرما کی آمد آمد ہوتی تو خوش ہو کر اسے مرحبا کہتے۔بادل یا آندھی کے آثار دیکھ کر فکر مند ہو جاتے اور چہرہ متغیر ہو جاتا کہ کہیں گزشتہ قوموں کی طرح عذاب کا پیش خیمہ نہ ہو اور پھر دعائے خیر میں لگ جاتے۔(بخاری) 69

مگر موسم گرما کی عام بارش سے خوش ہوتے اور اسے بڑے شوق سے سر پر لے کر فرماتے۔'' میرے رب کی طرف سے تازہ یہ رحمت آئی ہے'' (احمد) 70

خوش ہوتے تو چہرہ خوشی سے تمتما اٹھتا۔ناراض ہوتے تو چہرے کا رنگ سرخ ہو جاتا اور چہرے پر اس کے آثار ظاہر ہو جاتے۔(احمد) 71

کوئی غم پہنچتا تو فرماتے بندوں کی بجائے میرا رب میرے لئے کافی ہے۔اور نماز کی طرف توجہ فرماتے۔(احمد) 72

کسی کو سرزنش کرتے تو اتنا فرماتے۔'' اللہ اس کا بھلا کرے اسے کیا ہوا۔'' زیادہ سوالات اور قیل و قال سے منع فرماتے تھے۔(بخاری) 73

مسائل میں الجھنیں اور مشکلات پیدا کرنے سے بھی روکتے اور فرماتے '' آسانی پیدا کرو مشکل پیدا نہ کرو۔''

مجلس میں چھینک آتی تو منہ پر ہاتھ یا رومال رکھ لیتے۔ ابکائی آتی تو ہاتھ منہ پر رکھ لیتے۔تھوک پرمٹی ڈال کر اسے دفن کردیتے۔ (بخاری) 74

کبھی آپؐ کو دردشقیقہ کی تکلیف بھی ہو جاتی تھی جو ایک یا دو دن رہتی تھی۔ایسی صورت میں گھر میں آرام فرماتے۔

اخلاق فاضلہ

وہ ہستی جس کے بارے میں عرش کے خدا نے گواہی دی کہ اے نبی تو عظیم اخلاق پرفائز ہے۔ وہ اخلاق کیسے شاندار ہونگے۔

حضور کے عام اخلاق کے بارہ میں حضرت خدیجہؓ کی پندرہ سالہ رفاقت کے بعد وہ گواہی کیسی زبردست ہے کہ آپؐ صلہ رحمی کرنے والے، دوسروں کے بوجھ بانٹنے والے،گمشدہ اخلاق اورنیکیوں کو زندہ کرنے والے، مہمان نواز اور راہ حق میں مصائب پر مدد کرنے والے ہیں اس لئے آپؐ جیسے انسان کواللہ ضائع نہیں کرے گا۔ (بخاری) 75

پھر حضرت عائشہؓ کا آپؐ کے اخلاق کے بارہ میں بیان ہے کہ آپؐ کبھی فحش کلامی نہ فرماتے تھے۔نہ ہی بازاروں میں آوازے کسنا آپؐ کا شیوہ تھا۔آپؐ بدی کا بدلہ بدی سے نہیں دیتے تھے بلکہ عفو اور درگذر سے کام لیتے تھے۔(بخاری) 76

صحابہ بیان کرتے ہیں کہ سب لوگوں کے محبوب ترین انسان آپؐ تھے۔(احمد) 77 جب کبھی آپؐ کو دو معاملات میں اختیار دیا جاتا تو آسان امر کو

اختیار کرتے۔ آپؐ سے زیادہ اپنے نفس پر ضبط کرنیوالا کوئی نہ تھا۔(بخاری) 78

حیاء ایسی تھی کہ آپؐ کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیا دار تھے۔(احمد) 79 حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آپؐ سب سے بڑھ کر سخی تھے۔(مسلم) 80

جب بھی آپؐ سے سوال کیا گیا آپؐ نے عطا فرمایا۔(احمد) 81

مال فئی (غنیمت) جس روز آتا اسی روز تقسیم فرما دیتے تھے۔توکل ایسا تھا کہ کبھی کل کے لئے کچھ بچا کر نہ رکھتے تھے۔(بخاری) 82

آپؐ تمام لوگوں سے بڑھ کر زاہد اور دنیا سے بے رغبت تھے(احمد) 83
اپنے آپؐ کو دنیا میں ایک مسافر سمجھتے تھے جو ستانے کے لئے ایک درخت کے نیچے آرام کیلئے رکتا اور پھر آگے روانہ ہو جاتا ہے۔(ترمذی) 84

شجاعت ایسی کہ جنگوں میں تن تنہا میدان میں لڑتے اور کبھی قدم پیچھے نہ ہٹایا۔اشجع الناس اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔(مسلم) 85

عفو ایسا کہ جانی دشمنوں اور قاتلانہ حملہ کرنے والوں کو بھی معاف کر دیا۔(بخاری) 86

الغرض آپؐ جامع اخلاق فاضلہ تھے۔آپؐ صفات الٰہیہ کے مظہر اتم تھے۔آپؐ خلق عظیم پر فائز تھے اور بنی نوع انسان کے لئے ایک خوبصورت اور

کامل نمونہ تھے۔ ایسا نمونہ جسکی پیروی کی برکت سے آج بھی خدا مل سکتا ہے اور آج بھی وہ ہمارا خالق و مالک یہ پاکیزہ اخلاق نبوی اپنے بندوں میں دیکھ کر ان سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔

حواله جات

1 نوادرالاصول فی احادیث الرسول حکیم ترمذی جلد 4ص25دارالجیل بیروت

2 شمائل الترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللهؐ

3 الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ للقاضی عیاض جلد1 ص74دارالکتاب العربی

4 بخاری کتاب التهجد

5 بخاری کتاب االتعبیر الرؤیاء

6 مسند احمد جلد6ص45

7 ترمذی کتاب الصوم

8 مسند احمد جلد6ص21،اسد الغابه جلد1 ص29

9 مسند احمد جلد5ص11

10 بخاری بدء الوحی و فضائل القرآن

11 بخاری وترمذی کتاب الدعوات

12 بخاری کتاب الادب

13 مسند احمد جلد6ص39

14 بخاری کتاب الصلوة و کتاب التفسیرسورة ال عمران لن تنالواالبرّ

15 مسند احمد جلد6ص59

16 مسند احمد1 ص26

17 بخاری و ترمذی کتاب الصلوة

18 بخاری کتاب التهجد

19 بخاری کتاب الرقاق

20 بخاری کتاب الاطعمه

21 بخاری و ترمذی کتاب الاطعمه

22 مسند احمد 6 ص 59

23 ترمذی کتاب الطهارت

24 شمائل الترمذی باب ماجاء فی محل رسول اللهؐ

25 مسلم کتاب الطهارة باب السواک 30

26 بخاری کتاب المغازی باب مرض النبیؐ

27 شمائل الترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللهؐ

28 ترمذی کتاب الادب

29 بخاری کتاب العلم

30 بخاری کتاب المغازی

31 شمائل ترمذی باب ماجاء فی مشیة رسول اللهؐ

32 بخاری کتاب العلم

33 مسند احمد 3 ص 21

34 مسند احمد جلد 3 ص 24

35 مسند احمد 6 ص 56

36 الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ اللقاضی عیاض جلد 1 ص 22 دار الکتاب العربی

37 مسنداحمد جلد 4 ص 53

38 معجم الطبرانی الکبیر جلد 12 ص 91

39 شمائل الترمذی باب ماجاء فی مزاح رسول اللہؐ

40 مسلم کتاب الجمعه باب تخفیف الصلوة و الخطبه 415

41 بخاری کتاب الادب

42 الشفاء للقاضی عیاض جلد 1 ص 9

43 بخاری کتاب الادب

44 ابن ماجه کتاب النکاح

45 بخاری کتاب النکاح

46 ابو داؤد کتاب الادب باب فی رفع الحدیث من المجلس 4218

47 بخاری کتاب التفسیر سورة الحجرات

48 بخاری کتاب المرضیٰ

49 مسند احمد جلد 6 ص 90

50 مسند احمد جلد 4 ص 38

51 بخاری کتاب الادب

52 مسند احمد جلد 6 ص 17

53 مسند احمد جلد 3 ص 45

54 بخاری کتاب المغازی

55 بخاری کتاب الاطعمه

56 بخاری کتاب الحوالات

57 بخاری کتاب الجنائز

58 بخاری کتاب المغازی

59 بخاری کتاب المناقب

60 الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ جلد3ص26دارالکتاب العربی

61 بخاری کتاب العلم

62 بخاری کتاب الادب

63 مسند احمد جلد2ص4

64 مسند احمد جلد4ص41

65 بخاری و مسلم کتاب الجهاد و مسند احمد جلد5ص35

66 بخاری کتاب الصلوة باب التیمن

67 مسلم کتاب القدر46

68 بخاری کتاب الادب

69 بخاری کتاب التفسیر سورة الاحقاف

70 مسند احمد جلد6ص49

71 مسند احمد جلد3ص49و مجمع الزوائد جلد8ص27

72 مسند احمد جلد5ص38

73 بخاری کتاب الاستقراض

74 بخاری کتاب الادب و کتاب الصلوة

75 بخاری بدء الوحی

76 بخاری کتاب الادب

77 مسند احمد جلد3ص42

78 بخاری کتاب المناقب36

79 مسند احمد جلد3ص71

80 مسلم کتاب الفضائل

81 مسند احمد جلد3ص190

82 بخاری کتاب الرقاق

83 مسند احمد جلد4ص198

84 ترمذی کتاب الزھد

85 مسلم کتاب الفضائل

86 بخاری کتاب المغازی